ناکامی، کامیابی کا زینہ

ہر نوجوان کی خواہش ہوتی ہے کہ زندگی میں اپنے خوابوں کو حقیقت کا رنگ دیں، اپنے مقاصد کو حاصل کریں مگر اس میں کامیابی ہر ایک کا مقدر آسانی سے نہیں ہوتی۔ دراصل، کامیاب افراد کی زندگی بہت منظّم ہوتی ہے اور وہ بہترین منصوبہ بندی کے باعث ہر طرح کے مسائل اور رکاوٹوں کو عبور کر کے اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ناکام لوگ اپنے مقصد کو پانے کے لیے اُس حد تک لگن اور جوش و جذبے کا مظاہرہ نہیں کرتے جس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی عموماً خواہشات اس قسم کی ہوتی ہے کہ پیسہ کمانا ہے، نیا گھر بنانا ہے، گاڑی لینی ہے، کاروبار کو اتنا پھیلانا ہے، فلاں عہدے پر پہنچنا ہے وغیرہ وغیرہ، لیکن عزم و حوصلے کی کمزوری کے باعث ان کو چھوٹی چھوٹی رکاوٹیں بھی بہت بڑی لگتی ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ محنت اور لگن سے کام کیا جائے پھر آپ اپنے مقصد حیات میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمارے نوجوانوں میں سب سے بڑا خوف 'ناکام' ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہرن کی ڈورنے کی رفتار شیر کی رفتار سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ہرن اکثر شیر کا شکار بن جاتا ہے۔ کیونکہ خوف کی وجہ سے بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے کہ کہیں شیر قریب تو نہیں آیا، یہی خوف اور ڈر ہرن کی رفتار پر اثر انداز ہوتا ہے اور بالآخر شیر اس تک پہنچ جاتا ہے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر نوجوان ایسے ہی مسائل کا شکار ہیں۔ ناکامی کا خوف اور اپنی خداداد صلاحیت پر عدم اعتماد کی وجہ سے اکثر کوشش کے باوجود بھی اپنے ارادوں اور مقاصد میں ناکام رہ جاتے ہیں۔ کسی بھی کام اور کسی بھی مہم کو شروع کرنے سے پہلے انتہائی ضروری ہے کہ ناکامی کا خوف دل سے نکال دیا جائے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ خدا کی دی ہوئی صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد کریں اور ان صلاحیتوں کو کام میں لائیں۔ آپ ناکامی کا خوف دل سے نکال دیں، اعتماد کے ساتھ کسی بھی کام کو شروع کریں تو ایک نہ ایک دن آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ ہو سکتا ہے ایک کوشش ہی آپ کو کامیاب بنا دے، جبکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی بار کی کوشش کے بعد بھی اپنی منزل تک نہ پہنچا جائے لیکن انسان وہی مضبوط ہوتا ہے جو سو بار گر کر بھی سو بار اٹھے۔ دنیا میں ایسے بہت سے عظیم انسان ہو گزرے ہیں جنہیں ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑا لیکن مسلسل کوشش سے کامیاب ہو گئے۔ اب بل گیٹس کو دیکھیں جو آج پوری دنیا کی توجہ کا مرکز ہے۔ اس امیر ترین شخص کی دوستی بچپن میں ہی کمپیوٹر سے ہو گئی اور وہ کمپیوٹر کی دنیا میں مگن ہو گیا۔ بل گیٹس کی زندگی میں ٹرننگ پوائنٹ اس وقت آیا جب وہ ہارورڈ یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم تھا۔ اسے کمپیوٹر سے عشق تھا اور وہ ہر وقت کمپیوٹر کی دنیا میں مگن رہتا اور اسی لگاؤ کی وجہ سے وہ تعلیمی میدان میں بہت پیچھے رہ گیا تھا، اسے یونیورسٹی سے بھی نکال کر دیا گیا تھا۔ یونیورسٹی سے نکالے جانے کے بعد اپنے ایک ہم جماعت پال ایلن کے ساتھ مل کر اپنے خواب کو پورا کرنے کا عزم کیا۔ اس نے اپنے دوست کے ساتھ ملکر ایک خاص پروجیکٹ پر کام شروع کر دیا۔ وہ ایک ایسی خاص زبان ترتیب دینا چاہتے تھا جس سے کمپیوٹر چلانا آسان ہو۔ دونوں دوستوں نے اپنے اس مقصد کے حصول کی خاطر دن رات ایک کر دیا اور بالآخر اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے ایک ایسی زبان تیار کر ڈالی جس کی بدولت کمپیوٹر کی مانگ میں بے تحاشہ اضافہ دیکھنے کو ملا۔ جس سے

دونوں دوستوں کا حوصلہ بھی بڑھ گیا اور وہ اپنے اس پروگرام کو حتمی شکل دینے کے لیے میکسیکو چلے گئے۔ میکسیکو پہنچ کر انہوں نے مائیکرو سافٹ کارپوریشن کی بنیاد رکھی جس کی چھتری تلے انہوں نے ایک ایسا سافٹ ویر تیار کیا، جس کے چرچے دنیا بھر میں ہونے لگے پھر یہ دنیا کے کونے کونے میں خریدا جانے لگا اور پھر ایک دن ایسا آیا کہ وہ دنیا کا امیر ترین شخص بن گیا۔

مشہور موجد تھامس ایلوا ایڈیسن کے لیے کہتے ہیں کہ اس پر بجلی کے بلب کو بنانے کی دھن سوار تھی۔ اس نے کام کے لیے سیکڑوں نہیں، ہزاروں طریقے اپنائے۔ ہر بار ناکام ہونے پر وہ خود کو سمجھاتا تھا کہ ابھی میں وہ طریقہ تلاش نہیں کر پایا جو مجھے کامیابی کی جانب لے جائے۔ اس دھن میں وہ دس ہزار مرتبہ ناکام ہوا، مگر ایک بار بھی مایوس یا دل شکستہ نہیں ہوا۔ بالآخر دس ہزار ناکامیوں کے بعد کامیابی اسی کے حصے میں آئی اور آج انسان تاریکی سے نکل کر روشنی میں آچکی ہے۔ بجلی کے بلب نے صرف رات کا اندھیرا ہی دور نہیں کیا بلکہ اسی کے ساتھ لاکھوں قسم کی دیگر ایجادات چل رہی ہیں۔ ایڈیسن جیسے دھن کے پکے ہزاروں انسانوں کی کامیابیاں، دراصل ان کی اوّلین ناکامیوں کی مرہونِ منّت ہیں۔ کامیاب لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ان کا مستقبل ان کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ وہ دوسروں کو الزام دینے کی بجائے اپنی کوشش پر بھروسہ کرتے ہیں اور کامیاب ٹھہرتے ہیں، لہٰذا، یاد رکھیں! کوئی لاکھ سمجھائے اپنے خواب پر سمجھوتہ نہیں کریں۔ ناکامی، ایک استاد کی طرح ہے جو آگے بڑھنے کا راستہ بتاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ کو کامیاب ہونا ہے تو سب سے پہلے اپنے اندر سے ناکامی کے خوف کو نکال باہر کرنا ہوگا۔ کیوں کہ خوف آپ کی صلاحیت کو غفلت کے پَردوں میں مخفی کر دیتا ہے۔ جس سے آپ کی کارکردگی محدود ہو جاتی ہے۔ اور محدود کارکردگی سے لامحدود نتائج حاصل کرنا ناممکن ہے۔ آپ تعلیمی میدان میں ہیں، نوکری کر رہے یا کاروبار، ہر صورت کامیابی ہی کا سوچیں اور یقین رکھیں کہ آپ کامیاب ہی ہوں گے تو دل خود محنت پر بھی آمادہ ہوتا ہے اور کامیابی آپ کو صرف چھوتی ہی نہیں ہے بلکہ گلے سے لگا لیتی ہے۔ یاد رکھیں کہ مثبت سوچ سورج کی کرنوں کی طرح زندگی میں اُجالا کر دیتی ہے۔ کامیابی اپنے ہی خواب کے تعاقب میں رہتی ہے۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیے، ہر ناکامی، کامیابی کی جانب ایک قدم بڑھا دیتی ہے۔ ایک بات ذہن نشین کر لیں۔ دنیا میں جو بھی کام کریں گے اس میں نفع اور نقصان کا امکان باقی رہے گا۔ کامیابی اور ناکامی دونوں اندیشہ اپنی جگہ رہے گا۔ انسان کو حقیقت پسند ہونا چاہیے۔ ناکامی سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ یہ کامیابی کا زینہ ہے، بس ذرا سی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔